عزت مآب جنابِ سپیکر صاحب

1- جناب والا! میں رواں مالی برس کے لئے آمدن واخراجات سے متعلق سالانہ مالی گوشوارے پیش کرنے کے لیے کھڑا ہوں!

2- یہ میرا دوسرا بجٹ ہے اور نئی پی ڈی پی ۔ بی جے پی مخلوط سرکار کا پہلا بجٹ اور جناب مفتی محمد سعید کے تئیں ایک خراجِ عقیدت ہے۔ مجھے اُن کی سرکار کا وزیر خزانہ رہنے کا شرف حاصل رہا ہے لہٰذا میں نے اپنی بصیرت کے مطابق اِس بجٹ میں ''حکمرانی کے مفتی ماڈل'' کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

3- جو کچھ میں سمجھ سکا ہوں یہ ماڈل عوامی خدمات سے عبارت سیاسی فکر و عمل اور جائز حکمرانی کا ایک حسین مرقع ہے ۔یہی وجہ ہے کہ موجودہ بجٹ میں یہی تین تھیم (Theme) حاوی رہیں گے۔

4- سب سے پہلی اور اہم بات یہ ہے کہ مرحوم قائد کی 60 برسوں پر محیط ذاتی دیانت اور وفا شعاری سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے ہم نے اِس بجٹ میں یہ کوشش کی ہے کہ نظامِ حکمرانی اور اِس سے جڑے ہوئے عوامل کو کار آمد اور کارگر بنایا جائے ۔جو بالآخر ہمارے سماج اور نظام زندگی سے کورپشن کو بتدریج ختم کرتے ہوئے اِس کے مکمل خاتمے پر منتج ہوگا۔

5- دوسرے تھیم کا تعلق مرحوم لیڈر کے سب کو ساتھ لے کر چلنے کے نظریئے

سے ہے ۔اِس لئے موجودہ بجٹ میں اِس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ سماج کے سبھی حلقوں خاص کر پسماندہ اور پچھڑے ہوئے طبقوں کی ہمہ جہت ترقی کے لئے ایک ڈھانچہ کھڑا کیا جائے اور ریاست کو رعایت پسند بنانے کی بجائے انسان نواز بنایا جائے۔

6- تیسری مشعلِ راہ کا تعلق جمہوریت میں اُن کے غیر متزلزل اعتقاد سے ہے، لہٰذا کوشش کی گئی ہے کہ انتظامی عزم اور ادارہ جاتی طرزِ عمل کو بحال کیا جائے تا کہ قواعد وضوابط پر عملدرآمد میں کوتاہیوں پر قدغن لگائی جا سکے۔ اِس سمت میں کوشش کی جارہی ہے کہ ریاستی بجٹ کو حکمرانی کے لیے اور حکومت کا سب سے زیادہ کارگر ہتھیار بنایا جائے۔

بجٹ کی از سر نو شیرازہ بندی اور اصلاحات

7- میں نے اپنے پہلے بجٹ میں بجٹ کی درجہ بندی کے پورے نظام کو تبدیل کیا تھا۔منصوبہ جاتی و غیر منصوبہ جاتی تقسیم کاری کو ختم کر کے ہم نے آمدن اور کیپٹل حساب و کتاب کے طریقہ کار کو اختیار کیا۔ چونکہ یہ نظام میں تبدیلی کا معاملہ ہے لہٰذا یہ کام ابھی جاری ہے ۔اِس سال ہم نے زمرہ بندی کو مزید آسان بنادیا ہے۔توقع ہے کہ اِس سے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کے حوالہ سے زیادہ صحیح صورتحال سامنے آئے گی۔

8- میں بجٹ کے حسابی ڈھانچہ میں مزید چند ایک تبدیلیاں تجویز کرتا ہوں۔

یہ تبدیلیاں حسابات (Accounts) میں شفافیت لانے سے متعلق ہیں جس سے سرکاری کام وکاج کے صحیح خدوخال واضح ہوجائیں گے۔

پہلی تبدیلی کا تعلق کل پراویڈنٹ فنڈ کے Budgetary Treatment سے ہے۔ ریاستی سرکار نے 1984 میں ایک طریقہ اپنایا کہ پوری تنخواہ Debit کر کے ملازمین کی تنخواہ سے 8.5 فیصد کے برابر رقم پراویڈنٹ فنڈ میں جمع کی جاتی تھی اور بقیہ رقم نقد ادا کی جاتی تھی۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ وضع کی گئی رقم کسی علیٰحدہ حساب میں مختص رکھی جاتی۔ بہتر یہ ہوتا کہ اِن رقوم کی طویل مدت Financial Instruments میں سرمایہ کاری کی جاتی تاکہ حکومت رقوم کے کارپس (Corpus) پر منافع کما کر ملازموں کو دے سکتی۔

-9 اب تک تو طریقہ یہ رہا ہے کہ حکومت پراویڈنٹ فنڈ اور ریاستی زندگی بیمہ کے تحت خالص حاصل شدہ آمدن نہ صرف سرکاری حسابی مد کے تحت اپنے اخراجات کے لئے مالیات بہم پہنچانے کے ایک وسیلہ کے طور پر استعمال کرتی آئی ہے۔ بلکہ یہ خالص جی پی فنڈ سے حاصل شدہ آمدن کم ظاہر کرتی رہی ہے تاکہ کُھلی منڈی سے زیادہ سے زیادہ رقوم اُدھار لی جاسکیں۔ اِس طرح کی مالی شعبدہ بازی بے مثال ہے۔

-10 اِس غلط حساب وکتاب سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ پراویڈنٹ فنڈ کی کل ذمہ داری، جس کے لئے بالکل کوئی رقم مختص نہیں رکھی گئی ہے، 31 مارچ

2015 پر 14,058 کروڑ روپے تھی۔ بات یہاں پر ہی ختم نہیں ہوتی ہے، یہی طریقہ کار سرکاری ملازمین کے لئے ریاستی زندگی بیمہ سکیم میں بھی اختیار کیا گیا ہے اوراس مد کے تحت 588 کروڑ روپے کی مزید ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

11- اِس ضمن میں بجٹ کے اندر اِسی طرح رقم مختص نہ کرنے کی وجہ سے سابقہ مالی ذمہ داریاں سال بہ سال مجتمع ہوتی رہی ہیں اور اِن کی ادائیگی رواں آمدنی سے کی جاتی ہے۔ یہ اُس صورتحال کا کلاسیکی بیان ہے جسے مالی حلقوں میں ''احمد کی ٹوپی محمود کے سر'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

12- میں جس معاملہ کی طرف اب اشارہ کروں گا، اُس کا تعلق اس مالی بحران کے خطرات سے ہے جن کو 2009 میں منظر عام پر لایا جانا چاہیے تھا جب ریاست میں نئی پنشن سکیم (NPS) متعارف کی گئی تھی۔ نئی پنشن سکیم (NPS) کے بعد نئے رقوم کی آمد رُک گئی جبکہ سابقہ رقوم کی ادائیگی جاری ہے اِس کا منطقی نتیجہ یہ ہوگا کہ چند ایک برسوں میں ریاستی سرکار کی مالی صورتحال اپنے ملازمین کا پراویڈنٹ فنڈ ادا کرنے کی متحمل نہیں ہوگی۔

میں چاہوں گا کہ یہ ایوان غور وخوض کے بعد فیصلہ کرے کہ آیا یہ سابقہ حکومتوں کی طرف سے دانستہ فریب تھا یا حساب وکتاب کے اندر برسوں سے چلا آرہا سہو ہے۔

13- اب معاملہ جو بھی ہو، میں ہمارے ملازمین کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ

حکومت پراویڈنٹ فنڈ اکاونٹنگ نظام میں یکسر تبدیلیاں لائے گی۔ نظرثانی شدہ تخمینہ جات کے موقعے پر اس کے لیے رقوم مخصوص رکھے گی اور اِس معاملے کو سُلجھانے کی کوشش کرے گی۔ یہ کام ہم سے زبردست مشقت اور بصیرت کا تقاضا کرتا ہے۔ اگر ضرورت پڑی تو ہم اپنے ملازمین کے واجبات کی ادائیگی کے لیے Line of Credit وضع کریں گے۔

14- ہم نے نظام کو پہلے ہی بہتر بنایا ہے۔ زیادہ وقت نہیں گذرا، ملازمین کے ذریعے جُزوی یا کُلی طور پر جی پی فنڈ نکالنا ایک خواب ہوا کرتا تھا کیونکہ اُن کی بلیں خزانوں میں چھ سے آٹھ ماہ تک التوا میں پڑی رہتی تھیں۔ آج مجھے یقینِ واثق ہے اور ملازمین بھی اِس کی تائید کریں گے کہ وہ اپنے جی پی فنڈ بل پیش کرنے کے ایک دن یا اِس سے کم و بیش اوقات میں حاصل کرتے ہیں۔

15- دوسرے کا تعلق پاور شعبہ کی اکاونٹنگ سے ہے۔ سال بہ سال ریاستی بجٹ میں پاور شعبہ کے اندر بڑھتے ہوئے بجلی نقصانات ظاہر کئے گئے ہیں۔ اِس معاملے سے نمٹنے کے لیے میں نے پاور کی خرید اور اِس سے آمدن کے حساب و کتاب نظام کو یکسر بدل دیا ہے۔ میں بجٹ کے دوسرے حصے یعنی پاور بجٹ میں اِس کی وضاحت کروں گا۔

16- تیسرے موضوع کا تعلق یومیہ اُجرتوں پر کام کرنے والوں، اِتفاقیہ، وقتی، حسب ضرورت اور دوسرے زمروں کے ملازموں سے ہے کہ اِن کی

اُجرتوں کوکس مد میں شامل تصور کیا جائے۔ اِس ضمن میں اہم اصلاحات متعارف کی گئی ہیں۔مختلف محکمہ جات میں خصوصاً 1994 میں پابندی عاید کرنے کے بعد اُجرتیں کیپٹل اخراجات کے O&M یا نگہداشت ومرمت کے زمروں سے ادا کی گئی ہیں۔

-17 اِس کے اثرات تین طرح کے ہیں:
اوّل اُجرتیں بے قاعدگی سے ادا کی جارہی ہیں جو صریحاً غیر اخلاقی ہے۔ دوم یہ ہے کہ اِس سے وہ رقم مخفی رہ جاتی ہے جوحکومت اِن اُجرتوں کی ادائیگی پر خرچ کرتی ہے۔سوم اِس کی وجہ سے ہمارے کیپٹل اثاثوں کے رکھ رکھاؤ کے لیےکوئی رقم نہیں بچ پاتی ہے۔ہم نے اِس طریقہ کار کو بدل ڈالا ہےاور متعلقہ حسابی مدوں سے ہی اُجرتوں کی ادائیگی پر زور دیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے مالیاتی خرچے میں بڑھوتری ہوئی ہے۔ آنے والے ایام میں اِس میں مزید اِضافہ دیکھنے کو ملے گا کیونکہ مختلف محکمہ جات نے لین دین کومخفی رکھنے کی جگہ پوری طرح صاف وشفاف بنانا شروع کردیا ہے۔

-18 حساب وکتاب کی اِس بے قاعدگی کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ایڈہاک اور کچول بھرتیوں کا لیکھا جوکھا رکھنا کسی کے بس کا روگ نہیں رہا ہےاور یہ اب سنبھالے سنبھلتا نظر نہیں آتا۔ تلخ نوائی معاف، سچ تو یہ ہے کہ ہمارے پالیسی سازوں کی کوتاہ اندیشی اور کام چلاؤ حساب وکتاب نے ہماری

سوسائٹی کی چولیں ہلا کر رکھ دیں ہیں اور اِس کام چلاؤ پالیسی کے منفی اثرات کا شکار ہماری نئی نسل ہوئی ہے۔ یوں یہ اب محض آنکڑوں کا لیکھا جوکھا نہیں بلکہ اب یہ ایک خطرناک سماجی مسئلہ بن کر ہماری سروں پر مسلط ہوگیا ہے۔

19- اُجرتوں کی اکاونٹنگ کو بڑی حد تک سلجھانے کے بعد، حکومت اب اگلا قدم اُٹھا سکتی ہے۔ کابینہ نے پہلے ہی مختلف شکلوں میں، مختلف طریقوں اور مختلف اوقات پر تعینات کئے گئے 61000 لوگوں کو بھرتی کرنے کے لیے اپنے ارادے کا اعلان کیا ہے ۔ مجھے اُمید واثق ہے کہ آنزیبل وزیراعلیٰ کے تعاون سے ہم مستقبل قریب میں اِس انسانی مسئلہ سے نمٹنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

20- چوتھے امر کا تعلق ریاستی حکومت اور پبلک سیکٹر انڈرٹیکنگس کے مابین ناپسندیدہ تعلقات سے ہے۔ صرف دو مثالیں پیش کر کے آپ پر یہ بات واضح ہوجائے گی کہ یہ اِدارے کس ڈگر پر چل رہے ہیں۔ سٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (ایس آر ٹی سی) جسے ریاستی بجٹ سے امداد ملتی رہی ہے، CAPD کے لیے مخصوص ٹرانسپورٹنگ ایجنسی ہے۔ حکومت نے 2010 میں ایک سرکاری حکمنامے کے ذریعے باہمی طے شدہ شرح پر ایس آر ٹی سی کو ریاست کے مختلف حصوں میں غذائی اجناس پہنچانے کا ٹھیکہ دیا۔ سٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن نے یہ کام نجی ٹرانسپورٹروں کو

ذیلی ٹھیکہ پر دیا اور ان سے 56 فیصد کا خطیر کمیشن حاصل کیا۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ ٹھیکے کا ناقص عمل تھا یا قیمت لگانے کا ناموزوں طریقہ یا محض رشوت ستانی تھی، میں یہ معاملہ آپ کی قوت فیصلہ پر چھوڑ دیتا ہوں۔

21- اِسی طرح جب R&B محکمہ کسی سڑک کا ٹھیکہ الاٹ کرتا ہے تو یہ نجی افراد سے حاصل کیا گیا تارکول یا ریاستی کارپوریشن سے حاصل کیا گیا سیمنٹ فراہم کرتا ہے۔ نہ صرف یہ قیمت بالعموم بازاری نرخوں سے کہیں زیادہ ہوتی ہے بلکہ اِس نظام میں نااہلیت اور کاروباری رشوت ستانی کو بھی پروان ملتا ہے۔ یہ طریقہ کار اِس وقت وجود میں لایا گیا تھا جب سیمنٹ ،لوہا اور تارکول جیسی اشیاء کنٹرولڈ اشیاء کے زُمرے میں آتی تھیں۔ وہ زمانہ کب کا گذر چکا ہے لیکن یہ طریقہ اپنی جگہ جوں کا توں ہے۔ اس میں بدلاؤ کی اشد ضرورت ہے۔

22- میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اشیاء کی حصولی کے اِس نظام کو نہ صرف شفاف بنایا جائے بلکہ اِسے منڈی کے موافق بھی بنایا جائے۔ مثال کے طور پر آر اینڈ بی کی صورت میں ٹھیکے داروں کو اہم میٹریل مثلاً تارکول، سیمنٹ اور لوہا خود خریدنے کی اجازت دی جائے۔ اس کے علاوہ ایسے تمام محکموں کے لیے سول اکاونٹنگ کا طریقہ وضع کرنا ہوگا۔

23- جہاں تک پالیسی معاملات اور بجٹ اصلاحات کا تعلق ہے، میں اِس بات پر راضی ہوں کہ جہاں کہیں بھی ضرورت ہو کارپوریشنوں کو بجٹ میں

امدادی رقوم فراہم کی جائیں تا کہ وہ فاضل ملازمین کے بوجھ سے نبرد آزما ہوسکیں لیکن اِس میں شرط یہ ہے کہ یہ کارپوریشنیں کھلی منڈی میں اپنے کاروبار جس میں سرکاری کاروبار بھی شامل ہے، پر کھرا اُتریں۔ میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ اِس اقدام سے جو بہتری واقع ہوگی اِس کے فیوض بہت زیادہ ہوں گے اور پورا نظام اِس سے مستفید ہوگا۔

24- پانچویں اور آخری بجٹ اصلاح کا تعلق موجود تمام بقایا جات کی سرِ نو زمرہ بندی اور اُن کے بھگتان کے منصوبہ سے ہے۔ بجلی کے سلسلے میں بقایا جات کو ادا کرنے کے لیے ایک بڑا اقدام اُٹھایا جا رہا ہے۔ اِس سال کے اختتام تک ہم نے تمام بجلی واجبات ادا کئے ہوں گے۔ اِس سلسلے میں تفاصیل بجلی بجٹ میں پیش کئے جائیں گے۔

پبلک اخراجات کا انتظام و اِنصرام اور نگرانی

25- اِس مد کے تحت مختلف انواع کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریاں آتی ہیں جن میں بااختیار، بلا امتیاز، محکمانہ یا ٹریجری سطح پر ذمہ داریاں اور قیمتوں میں اِضافہ شامل ہیں۔ یہ ہمارے اخراجات کے انتظام و اِنصرام میں ناقص نظام کی عکاسی کرتے ہیں۔

26- گذشتہ ایک ماہ کے دوران یا اِس سے زائد عرصہ میں اِس علت کے وجوہات سے نمٹنے کے لیے ادارہ جاتی اِنتظامات کئے گئے ہیں اور مزید انتظامات کئے جا رہے ہیں اور اِس ضمن میں لاگت کے تخمینہ جات میں

ہم آہنگی لانے کو اوّلین ترجیح دی گئی ہے۔ اِس وقت بنیادی ڈھانچہ کی نسبت پروجیکٹوں کے لئے نپے تلے پیمانے مقرر نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر ایک سب ڈسٹرکٹ ہسپتال کا بنیادی ڈھانچہ تعمیر کرنے پر 10 کروڑ سے لے کر 60 کروڑ روپے درکار ہوتے ہیں۔ اِس سلسلے میں ڈیزائن اور نقشہ وغیرہ دستیاب اراضی کے تابع رکھے جاتے ہیں اور صحت عامہ کے معیار کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ داخلی سطح پر آرائش و زیبائش کا فیصلہ ٹھیکہ داروں کے پاس دستیاب سٹاک کی بنیاد پر کیا جاتا ہے نہ کہ پائیداری اور حُسن و جمال کے پیمانوں پر۔

-27 چاہے سڑکیں ہوں یا پُل، تعلیمی ادارے ہوں یا عدالتیں یا دفتری عمارتیں ہوں ان کی نسبت شاید ہی کسی اصول یا معیار کی پیروی کی گئی ہے۔ ایسی بھی عمارتیں ہیں جن پر 90 کی دہائی میں کام شروع کیا گیا اور ابھی تک زیرِ تکمیل ہیں۔ خدا لگتی یہ ہے کہ ہمارے نظام میں عمارتیں اور تعمیرات اپنے آپ میں منزل مقصود بن چکی ہیں۔ پنجسالہ منصوبے عوامی خدمات کے حوالے سے ترقیاتی منصوبہ بندی کی بجائے ٹھیکہ داروں کی بہبودی کے منصوبے بن کر رہ گئے ہیں۔

-28 پبلک بنیادی ڈھانچہ جات اور اثاثوں کی تعمیر کے لئے طریقہ کار اور رہنما خطوط وضع کرنے کی خاطر حالیہ نوتشکیل شدہ محکمہ پلاننگ، ڈیولپمنٹ اور مانیٹرنگ ڈیزائن معیار بندی کے طریقہ کار کا جائزہ لے گا تا کہ لاگت

میں بچت اور اہلیت یقینی بنائی جائے۔ اِس سے عوامی مسائل کی منصوبہ بندی کی شروعات ہوجائیں گی اور مطلوب انتظامی، مالی اور تیکنیکی نظم وضبط یقینی بن جائے گا۔ اِن تمام تبدیلیوں سے یہ بات یقینی بن جائے گی کہ لاگت تخمینہ جات اور دستیاب رقومات میں ہم آہنگی ہوجائے۔ جس سے پروجیکٹ سرمایہ کاری اور مُکمل سرمایہ کاری میں بہتری آئے گی۔

29- ضوابطہ کی عدم موجودگی صرف ترقیاتی مصارف پر ہی صادق نہیں آتی۔ رواں مصارف کا نظام بھی کسی طور بہتر نہیں ہے جہاں جُزیات جیسے کہ سفری اخراجات ، دفتری اخراجات اور اِسٹیبلشمنٹ مصارف Incremental بنیاد پر ضوابط کے بغیر الاٹ کئے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر اِس بات کو نوٹس کیا گیا ہے کہ ریاست میں مختلف مقامات پر غذائی اجناس کی فروخت ، ڈھلائی اور باربرداری کے لئے مصارف موزوں بنیادوں پر لاگو نہیں کئے جاتے۔

30- اِس صورتحال کے پیش نظر یہ ناگزیر بن چکا ہے کہ رواں مالی سال سے ریاست کے مختلف مقامات پر ڈھلائی کی لاگت کے تعین کے لئے باقاعدہ ٹینڈر طلب کئے جائیں تاکہ آئندہ کے لئے ٹرانسپورٹروں کی شرحوں میں مقامات اور فاصلے کے مطابق ہم آہنگی ہو۔ رواں سال کے دوران ہم Normative Budgeting متعارف کریں گے جو نظام میں توازن پیدا کرے گا اور خزانہ عامرہ میں مصارف کو منصفانہ اور با

کفایت بنائے گا۔

31- جنگلات اور انجینئرنگ محکموں میں سول اکاؤنٹنگ، جو التوا میں رکھی گئی تھی یکم اپریل 2016 سے آمدن کی مد کے تعلق سے دوبارہ نافذ کی گئی ہے اور جہاں تک کیپٹل مد کا تعلق اِس سلسلے میں یہ یکم اپریل 2017 سے نافذ ہوگی ۔متعلقہ محکمہ کو نئے نظام پر کار بند ہونے کے لئے درمیانی عرصہ میں ضروری اقدام کرنے پڑینگے تا کہ نئے نظام کو اختیار کرنے کا عمل کسی رکاوٹ کے بغیر انجام دیا جائے۔

32- جبکہ مختلف طریقہ عمل سے نظام کو سخت بنا دیا گیا ہے، تو یہ بھی ضروری ہے کہ مختلف اداروں کو با اختیار بنایا جائے۔ اِس مقصد کے حصول کے لئے ایک ٹھوس فیصلہ لیا گیا ہے جس کا مقصد ریاست کی یونیورسٹیوں کو مالی خود مختاری دینا ہے تا کہ وسائل کو احسن طریقہ سے استعمال میں لایا جائے۔ دوسرے خود اختیار اداروں کو بھی ایسی سہولیات فراہم کی جائے گی۔

33- رقومات فراہم کرنے کی دِقت کے علاوہ ہمیں ٹریجری اور محکمہ جات میں غیر ادا شدہ بلوں کے سلسلے میں بھُگتان کے مسئلہ سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اِس کی وجوہات کچھ حد تک اگر چہ متذکرہ نظام کی خلاف ورزیوں میں پوشیدہ ہے مگر بعض تو سرکاری رقوم کے انتظام و اِنصرام میں خامیوں کی دین ہے۔

34- گذشتہ مہینے زرِ نقد اور بُھگتان کے انتظام و اِنصرام سے متعلق نظام کے جائزہ سے معلوم ہوا کہ مختلف محکموں نے سال ہا سال سے خلافِ معمول بڑی تعداد میں بنک کھاتے کھولے ہیں۔ صرف جموں وکشمیر بنک میں سرکاری کھاتوں کی تعداد 2.31 لاکھ ہے۔ دوسرے بینکوں میں بھی ایسے ہزاروں اکاؤنٹ ہوں گے۔

35- بُھگتان کے لئے رقوم کی سنگین اور شدید قلت کے پیشِ نظر گذشتہ پانچ سالوں یا اِس سے زیادہ عرصہ سے اِن کھاتوں میں اوسطاً 3000 کروڑ روپے جمع ہو رہے ہیں۔ اِس طرح رقومات کو جنہیں ضوابط کے مطابق سرکاری کھاتوں میں منتقل کیا جانا چاہیے تھا، بے کار رکھنے سے ریاستی خزانہ عامرہ کو نقصان سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

36- ہم نے تمام سرکاری کھاتوں کو مجتمع کرنے اور اِن میں معقولیت لانے کا عمل شروع کیا ہے۔ تاکہ غیر ادا شدہ مشاہرہ جات، ٹھیکہ داروں کی ادائیگیاں اور دوسری مالی ذمہ داریاں محکموں کے پاس بھاری بنک رقومات ہوتے ہوئے باقی نہ رہیں اور حکومت کو اِس خفت آمیز صورتحال کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ مالی وسائل کو تقویت دینے کا نظام قائم کیا جا رہا ہے۔ مالیات میں معقولیت لانے کے یہ اِقدام حکومت کو مالی نظم و نسق بہتر بنانے اور بُھگتان کے لئے بہتر انتظام اور اِنصرام یقینی بنانے میں مدد ومعاون ثابت ہوگا۔

37- یہ کہنا صحیح نہیں ہوگا کہ گذشتہ کچھ برسوں کے دوران بدعنوانی اور غیر اخلاقی طریقہ کار بجٹ کی دین ہے۔ایک طرف اخراجات میں بلا امتیاز اِضافہ ہوتا رہا تو دوسری طرف کفایت شعاری اقدامات رائج کئے گئے اور اِس سلسلہ میں جو بڑا اقدم اُٹھایا گیا ہے وہ یہ تھا کہ دفتروں میں چائے پلانا بند کر دیا گیا۔عملاً چائے کبھی بند نہیں ہوئی بلکہ اِس کے لئے درکار رقومات فراہم کرنے کا طریقہ کار بدل دیا گیا۔وزیر اور افسر جو چائے نوش فرماتے تھے اُس کی ادائیگی جعلی کاٹریج بلوں سے کی جاتی تھی۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک غیر اخلاقی فعل کو جائز بنا دیتا ہے اور اِس سے نچلی سطح پر بد عنوانی کو پنپنے کا موقع ملتا ہے اور اسے قابل قبول بنا دیتا ہے۔

38- اب تک کی صورتحال یہ ہے کہ کسی بھی پولیس اسٹیشن کو جو شہریوں کے لئے امن وقانون سے متعلق معاملات نپٹانے میں بنیادی ادارہ ہے جرائم کی تفتیش کے لئے اخراجات جیسے پیٹرول، سٹیشنری وغیرہ پورا کرنے کے لئے کبھی بھی کسی قسم کے مالی وسائل فراہم نہیں کئے جاتے ہیں۔

39- CAG نے اپنے آڈٹ میں اِس بات کی نشاندہی کی تھی کہ 2009-10 سے 2013-14 تک مختلف ضلعوں میں پولیس سٹیشنوں میں مزید استعمال گاڑیوں کے لئے ایندھن وغیرہ کی الاٹمنٹ کے لئے کوئی رقم مہیا نہیں کی گئی تھی۔انہوں نے اِس بات کا انکشاف کیا کہ ایندھن کوٹے کا ایک تہائی حصہ گاڑیوں کے پولیس سٹیشنوں اور ضلع صدر مقامات میں

واقع پیٹرول پمپوں تک آنے جانے میں خرچ ہوتا تھا۔ اِس نے اکثر بار اِس گمان کو جنم دیا کہ پولیس سٹیشن اور اِس کا عملہ بدعنوانی کے مرتکب ہیں۔

40- اِس تناظر میں تجویز پیش کی جاتی ہے کہ شروعات کے طور تمام 193 پولیس سٹیشنوں کو فی سٹیشن ایک لاکھ روپے کی رقم تحقیقاتی مصارف کے طور پر الاٹ کی جائے۔ اِس جائز مالی وسیلہ کے ہوتے ہوئے عام لوگوں کی نظروں میں یقیناً پولیس سٹیشنوں کی شبیہ بہتر ہو جائے گی۔

41- حکومت کی غیر کلیدی سرگرمیوں میں، ہماری گُلہم مالی صورتحال کے قطع نظر ،ہمیں چاہیے کہ پبلک سروس اور ترقیاتی پروگراموں کی فراہمی کے لئے متبادل نظاموں کے عالمی رُجحانات پر عمل پیرا ہوں۔ پبلک خدمات کی زیادہ موثر فراہمی کی خاطر ریاستی حکومت کو ضرورت ہے کہ وہ پبلک پرائیویٹ ساجھے داری پر زور دے۔ ہمارے لئے خدمات کی فراہمی میں بہتری لانے کے علاوہ، اِس سے ناپختہ مقامی نجی شعبہ کو بھی مدد ملے گی جس کی ترقی کی رفتار بصورت دیگر رُک گئی ہے۔ کلیدی شعبوں میں بھاری بھرکم سرمایہ کاری کے ساتھ حکومت Viability Gap Funding فراہم کرنے پر غور کرے گی تاکہ اِس کو نجی ساجھے داری کے لئے نفع بخش بنایا جائے۔

2016-17 کے لئے بجٹ تخمینہ جات

42- رواں مالی سال کے کُل محاصل کا تخمینہ 61,681 کروڑ روپے ہیں۔ اِن میں سے 51,460 کروڑ روپے کے محاصل اور 10,221 کروڑ قرضہ جات کی صورت میں ہیں۔ ریاست کے اپنے محاصل 23,739 کروڑ روپے ہیں جبکہ 9500 کروڑ روپے مرکزی محصولات میں ریاست کا حصہ ہیں ۔اِس کے علاوہ 27721 کروڑ روپے سینٹرل ٹرانسفرس کی ضمن سے آتے ہیں۔

43- اِن محاصل کے ہوتے ، سال 2016-17 میں تمام مصارف کا تخمینہ 64669 کروڑ روپے ہے جس میں کیپٹل مصارف 19694 کروڑ روپے اور ریونیو مصارف 44975 کروڑ روپے ہوں گے۔ اِن بڑے اعداد کے معنیٰ یہ ہیں کہ ترقی کے لئے ایک روپے صرف کرنے کے لئے ہم 2.50 روپیہ کے مصارف برداشت کرتے ہیں ۔اِس 2.5:1 تناسب میں تخفیف اور اِسے کم از کم ترقیاتی مصارف کے ہم پلہ بنانا ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ہم نے اِس بجٹ میں اچھی ابتدا کی ہے لیکن ہمیں درپیش راستہ بہت مشکل ہے کیونکہ صرف تنخواہیں اور پنشن 23000 کروڑ روپے سے زیادہ ہیں جو کہ سالانہ کُل ترقیاتی مصارف پر سبقت لے جاتے ہیں۔

44- دوسرا چیلنج بجٹ رقومات کا صحیح مصرف ہے ہم روزانہ 180 کروڑ روپے

کے بجٹ رقومات خرچ کررہے ہیں۔تعمیراتی کاموں کو درِدست لینے کے قلیل دورانیہ سے متعلق بڑی باتیں کہنے کے علاوہ ہماری رقومات خرچ کرنے کی ادارہ جاتی صلاحیت محدود ہے ۔ چاہے یہ دستاویزات بنانے،ٹینڈر طلب کرنے میں وقت درکار ہو یا نجی شعبہ کی تنصیبی اور دستیاب صلاحیت ہو،کاموں کو زمینی سطح پر نافذ کرنے میں بہت دیر لگتی ہےاور اِس سے بھی زیادہ اُن کی تکمیل میں۔

45- سال کے دوران کُل کیپٹل مصارف 19694 کروڑ روپے ہیں جس میں ریاستی کیپٹل مصارف 4362 کروڑ روپے ہیں جبکہ مرکزی اعانتی سکیموں کے تحت کیپٹل مصارف 6200 کروڑ ہیں۔مجموعی کیپٹل بجٹ میں وزیر اعظم ترقیاتی منصوبے (PMDP) سے 6200 کروڑ روپے کے اضافی وسائل سے بڑھوتری ہوئی ہے۔

راحت اور بازآبادکاری

46- کیپٹل مصارف، جو وزیر اعظم اقتصادی بازآبادکاری منصوبے کے ایک بڑے حصے پر مشتمل ہے،کو اِس طرح وضع کیا گیا ہے کہ یہ راحت اور ترقی کے درمیان رابطے کی حیثیت سے کام سرانجام دے۔ زیرِعمل منصوبہ ادارہ جاتی اصلاحات اور عمل آوری شروع کئے گئے بنیادی ڈھانچہ اور خدمات کی بہتری اور بھروسہ مند ترقی کے فروغ کے لئے متوازی حکمت عملی ہے۔

-47 اگرچہ وزیر اعظم کے منصوبے کو ستمبر 2014ء کے سیلاب کے بعد وضع کیا گیا تاہم اِس منصوبے میں آفات کو ترقیاتی سرگرمیوں سے غیر متعلق نہیں رکھا گیا۔ وزیر اعظم ترقیاتی منصوبہ (PMDP) یہ سمجھ کر ترتیب دیا گیا کہ راحت، بازآبادکاری اور ترقیاتی سرگرمیاں ساتھ ساتھ چلتی ہیں اور مضبوطی سے باہم جڑی ہیں۔

-48 وزیر اعظم ترقیاتی منصوبہ PMDP جو شعبہ جاتی پہل کا ایک مجموعہ ہے، 80000 کروڑ روپے ہے۔ اور آئندہ پانچ سال میں اِس کو عملانے کا منصوبہ ہے۔ منصوبہ کی سالانہ زمرہ بندی کا دارومدار ریاستی حکومت اور اس کی عمل آور ایجنسیوں کی رقومات کے مصارف کی صلاحیت پر ہوگا۔

-49 PMDP کے تحت کُلی/شدید اور جُزوی نقصان کے حامل مکانات کے ضمن میں امداد فراہم کرنے کے لئے 1197 کروڑ روپے وصول کئے گئے۔ متعلقہ ضلع ترقیاتی کمشنروں کی وساطت سے Direct Benefit Transfer Mode کے ذریعے انفرادی مستفیدوں کو رقومات واگذار کی گئیں۔ اب تک 957 کروڑ روپے کی رقم تقسیم کی گئی ہے۔

-50 سیلاب سے متاثرہ بغیر انشورنس اور چھوٹے تاجروں کے خاص زمروں، جنہوں نے نہ بنکوں سے یا دیگر مالی اداروں سے کسی قسم کی امداد حاصل

کی تھی کو وزیر اعلیٰ فلڈ ریلیف فنڈ سے امداد فراہم کی گئی۔اب تک لگ بھگ اُن 40,000 تاجروں جن کا سالانہ کاروبار 5 لاکھ روپے تک ہے، میں 101.89 کروڑ روپے تقسیم کیئے گئے۔

51- PMDP میں 800 کروڑ روپے کی رقم بھی شامل ہے، جو اُن تجارتی اور کارخانہ دارا کائیوں کو سُود کی چُھوٹ کی اعانت کے لئے ہے جن کے قرضہ جات کے کھاتے ستمبر 2014ء کے بعد بنکوں نے از سرِ نو وضع کیئے ہیں۔

52- یہ رقومات مرکزی حکومت کی طرف سے منتقل ہو چکے ہیں۔سُود میں اعانت متاثرہ اکائیوں کو بہت جلد بنکوں اور مالی اداروں کی وساطت سے فراہم کی جائے گی۔سُود میں اعانت کی سکیم کو کابینہ نے منظوری دی ہے۔

53- پاکستانی مقبوضہ کشمیر اور چھمب کے بے گھر اور اُجڑے افراد کے لئے ریاستی حکومت نے ایک ضروری اسکیم وضع کی ہے اور اِسے 36348 شناخت شدہ کنبوں میں 2000 کروڑ روپے تقسیم کرنے کے مقصد سے منظوری اور مالی اعانت کے لئے مرکزی حکومت کو بھیج دیا ہے۔جموں صوبے کے مائیگرنٹوں کی نقد امداد کو حال ہی میں بڑھا دیا گیا ہے اور اِسے کشمیری مائیگرنٹوں کے مساوی کر دیا گیا ہے۔

صنعتی پالیسی اقدامات

54- تمام ریاستوں میں صنعتی پالیسیوں جن میں صنعت کو ٹیکس استثنات اور دیگر مالی مراعات فراہم کی جاتی ہے، سے متعلق قابلِ لحاظ غیر یقینیت پائی جاتی ہے جو GST کو حتمی شکل دینے سے متعلق غیر یقینی تناظر کی وجہ سے ہے۔ جموں وکشمیر کا معاملہ قدرے پیچیدہ ہے کیونکہ ہمیں قومی ٹیکس نظام میں اپنے لئے جگہ بنانی ہے جبکہ اِس کے ساتھ خدمات پر ٹیکس عائد کرنے کے حق کے منفرد مراعات کا تحفظ بھی کرنا ہے۔

55- جس وقت تک GST کے نفاذ اور ریاست میں اِس کے اطلاق کی صورتحال واضح نہیں ہوجاتی ،طویل مدتی صنعتی پالیسی مرتب کرنا مشکل ہوگا ۔البتہ ،نئی حکومت کی تشکیل سے قبل ریاست کے لئے ایک صنعتی پالیسی مشتہر کی گئی۔ اِس میں خواطر خواہ تبدیلیوں کی ضرورت درپیش آئے گی۔ جوں ہی GST نظام نافذ ہوتا ہے اِس میں بعض تبدلیاں لانے کی ضرورت پڑے گی ۔ ریاست کی صنعتی تنظیموں کو از خود یا نجی انڈسٹریل ایسٹیٹس/ پارکوں کی نشو ونما کے لئے حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

56- حکومت جبکہ انڈسٹریل ایسٹیٹس یا دوسری جگہوں پر سرمایہ راغب کرنے کی غرض سے موزوں ماحول اور مراعات فراہم کرے گی اِس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ یہ ہمارے موجودہ انتظامی طریقہ کار، ضابطہ عمل اور جموں وکشمیر کے آئین کے عین مطابق ہو۔

57- ریاست میں انڈسٹریل ایسٹیٹس کو SIDCO/SICOP کی سرپرستی میں ایک کارپوریٹ اکائی کے طور کام کرنے کے لئے تشکیل نو کی جائے گی۔اِس کا مدعا یہ ہے کہ اِن میں سے ہر ایک کو منافع پر مبنی اِدارہ بنایا جائے۔ یہ ایسٹیٹ کارپوریشنوں یا کمپنیوں، چاہے سڈکو ہو یا سیکاپ کے SPVs بن جائیں گے۔

58- مختصراً اسٹیٹس کو مؤثر طور Corporatize کیا جائے گا اور ہر ایک اسٹیٹ کا ایک اسٹیٹس منیجر ہوگا جو صنعتی اسٹیٹ کا CEO ہوگا۔اسٹیٹ کے اندر تمام یونٹ ہولڈر اپنی انصرامی کمیٹی تشکیل دیں گے۔ ہر ایک صنعتی اسٹیٹ بعد میں آمدن واخراجات کا گوشوارہ نیز ایک بیلنس شیٹ مرتب کریں گے جو ہر سال آڈٹ کیا جائے گا۔

59- علاوہ ازیں ،کرایہ و دیگر کمائی کے ذرائع کا ایک تہائی حصہ اسٹیٹس کا بنیادی ڈھانچہ تعمیر کرنے ،اثاثوں کی درجہ بندی کرنے اور اِس کے رکھ رکھاؤ کے لئے لازمی طور مختص کیا جانا چاہئے۔

60- انفارمیشن ٹیکنالوجی ریاست کی ایک اہم درخشاں صنعت ہے اِس سیکٹر میں بڑھوتری دلانے کے لئے نیز چند مقامی IT کمپنیوں کو مخصوص Economies of Scale لیول پر پہنچانے کے لئے معاونت کرنے کی خاطر ،حکومت Audited ٹاپ لائن کے تابع ریاست کی Top 10 آئی ٹی کمپنیوں کو Joint Venture موقع فراہم کرے گی

E-Governance ایجنسی ۔ریاستی سرکار جے اینڈ کے
(JAKEGA) یاSPV جو اِس مقصد کے لئے معرضِ وجود میں لائی گئی
ہو، کے ذریعے سرمایہ کاری کرے گی ۔ مجوزہ اقدامات سے ریاست میں
E- Governence پروجیکٹوں کو تیز تر ترقی ملنے میں مدد ملے گی
۔میں مشترکہ کاروبار (Joint Venture) کی Captilization
کے لئے دس کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز رکھتا ہوں۔

61- ہمارے نوجوان آنترپرینیروں کی نئی پود کو پھلنے پھولنے میں مدد کی ضرورت ہے۔اُن کو سبسڈ یاں دینے کے بجائے ، میں سرینگر اور جموں شہروں میں اُبھرتی صنعتوں کے لئے Business Incubators کے قیام کی تجویز رکھتا ہوں۔Business Incubators آنترپرینیروں کے لئے مالیات، برینڈنگ اور مارکیٹنگ سپورٹ فراہم کریں گے۔شروعات میں، میں 5روپے کا فنڈ قائم کرنے کی تجویز رکھتا ہوں۔

مالی اقدامات

62- گذشتہ تقریباً ایک دہائی کے دوران ریاست میں کوئی نیا انڈسٹریل ایسٹیٹ قائم نہیں کیا گیا۔محکمہ صنعت وحرفت کو ریاست بھر میں ایک لینڈ بنک کے قیام کے اہل بنانے کی خاطر نئے انڈسٹریل ایسٹیٹوں کے حصول اور فروغ کے لئے میں 40 کروڑ روپے کی رقم مختص کر رہا ہوں۔

63- حکومت پاور سرچارج کے بقایاجات کے طور بیمار صنعتوں کو کچھ خصوصی

امداد فراہم کرنے کا طریقہ وضع کر رہی ہے۔

64- مقامی آئی ٹی اداروں کو تقویت دینے کے لئے میں حسبِ ذیل ترغیبات کی تجویز رکھتا ہوں:-

الف۔ Optic فائبر کیبل بچھانے کے لئے ''حقِ سڑک'' (Right of Way) منظور کرنے کے لئے اِجازت نامہ معاف کرنا۔

ب۔ آئی ٹی فرموں کو انٹرنیٹ سہولیات مہیا کرنے کے لیے Band Width پر 50 فیصد سبسڈی دینا۔

ج۔ کوالٹی سرٹیفکیشن اور پیٹنٹ فائلنگ اخراجات پر 50 فیصد چھوٹ دینا۔

65- دستکاروں کے لئے حکومتِ ہند کی سُود پر چھوٹ دینے کی ایک سکیم نافذ ہے جس میں قرضہ دینے کی حد ایک لاکھ روپے رکھی گئی ہے جو پانچ برسوں میں واجب الوصول ہے ۔اب تک یہ قرضہ جموں وکشمیر بنک نے 41208 دستکاروں کے حق میں تقسیم کیا ہے۔تاہم سُود میں دس فیصد کی رعایت ان برسوں میں نہیں دی گئی ہے۔جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ آخر مارچ 2016ء تک 26 کروڑ روپے کی ذمہ داری پیدا ہوگئی ہے۔ میں اس ذمہ داری کو چُکانے کے لئے 26 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز رکھتا ہوں۔

66- قالین بافی میں بہتری لانے کے لئے قالین صنعت کی امداد کے لئے ،

میں اِضافی 6000 لُوم فراہم کرنے کے لئے مطلوبہ رقوم مختص کرنے کی تجویز رکھتا ہوں۔

67- کشمیر کی منفرد دستکاری، مشینوں سے بُنے ہوئے اور اِس کی نقل کر کے ہو بہو ستے اشیاء سے سنگین خطرہ سے دوچار ہے۔ اِس سے ریاست کے لگ بھگ 2.5 لاکھ دستکاروں کی گذر بسر شدید طور اثر انداز ہوئی ہے۔ ریاست کے دستکاروں کو اُن کی حوصلہ افزائی کے لئے، Hall Marking کے لئے, Bench Marking کے لئے برانڈنگ جیسے اہم اقدام اُٹھانے کی ضرورت ہے۔ کرافٹ ڈیولپمنٹ ادارے نے پہلے ہی ہاتھ سے بنائے ہوئے اصل پشمینہ اشیاء کو مستند بنانے کا کام شروع کیا ہے۔ پشمینہ کو پرکھنے، مستند کرنے اور اِس پر لیبل لگانے کے لئے ایک لیبارٹری کی اشد ضرورت ہے جو بڑے پیمانے پر ہاتھ سے بنائے ہوئے اشیاء کی تصدیق کرے۔ اِس سے ایسے اشیاء بنانے والے کو زیادہ قیمت وصول ہوگی بلکہ اور خریدار کو بھی تسلی ہوگی کہ وہ کیا چیز خرید رہا ہے۔ میں اِن لیبارٹریوں کے قیام کے لئے 2 کروڑ روپے فراہم کرنے کی تجویز رکھتا ہوں ۔مزید برآں ہاتھ سے بُنے ہوئے کشمیری دستکاری کو مستند قرار دینے ، اِس پر لیبل لگانے کے بارے میں عوامی جانکاری مہم کے ذریعے پائیدار ترقی دینے کی سمت میں 50 لاکھ روپے فراہم کرنے کی تجویز رکھتا ہوں۔

68- سال 2004ء میں حکومتِ ہند نے ہاؤس بوٹ مالکان کے لئے قرضہ معاف کرنے کی ایک سکیم کا اعلان کیا تھا۔ مرکزی حکومت نے مطلوبہ رقوم واگذار کئے تھے۔ لیکن حد یہ ہے کہ ریاستی حکومت نے یہ رقم دیگر اخراجات کے لئے وقف کی۔ میں جموں و کشمیر بنک اور سٹیٹ بنک آف انڈیا کے 49.78 کروڑ روپے کے بقایا جات کے لئے یک مُشت نپٹارے کی تجویز رکھتا ہوں۔ اِس اقدام سے تمام بقایا دار ہاؤس بوٹ مالکان اور ٹیکسی ڈرائیوروں کو بھاری مالی اور نفسیاتی راحت ملے گی۔

69- گذشتہ سال میں نے ایک لاکھ روپے تک KCC قرضوں پر 50 فیصد معافی کا اعلان کیا تھا۔ ایس ایل بی سی (SLBC) و دیگر بینکوں نے قرض داروں کی مصدقہ حسابات ارسال کرنے میں اپنا وقت لیا ہے۔ میں معزز ایوان کو مطلع کرنے میں مسرت محسوس کرتا ہوں کہ سرکار کو اب مطلوبہ اطلاعات دستیاب ہو چکی ہیں اور ہم عنقریب کسانوں کو راحت پہنچائیں گے۔

70- میں نے اِس بجٹ میں ''مفت ادویات پالیسی'' روبہ عمل لانے کے لئے خاطرخواہ اقدام کئے ہیں جس سے سرکاری ہسپتالوں میں مختلف ادویات مفت فراہم کی جائیں گی۔

71- اِس وقت ریاست میں معیاری غذائی اجناس اور ادویات کی جانچ کی کوئی لیبارٹری نہیں ہے۔ اِس مقصد کے لئے سرینگر اور جموں میں ایک

ایک لیبارٹری قائم کرنے نیز ریاست کے اندرونی علاقوں کے لئے گشتی تحقیقی سہولیت فراہم کرنے کے لئے میں 12 کروڑ روپے کی ابتدائی رقم فراہم کرنے کی تجویز رکھتا ہوں۔

72- باغبانی کے شعبے میں جو High Density Mission شروع کیا گیا ہے، اِسے عوامی پذیرائی حاصل ہورہی ہے۔آئندہ تین برسوں میں اِس شعبے کی نہ صرف کایا پلٹ ہوگی بلکہ وہ طریقہ عمل بھی تبدیل ہو کے رہ جائے گا جس کے مطابق اِس وقت یہ کاروبار کیا جارہا ہے۔اِس سرگرمی کو کاشتکاروں کے کھیت اور کھلیان کو مزید تقویت دینے کے لئے آئندہ منصوبہ مرتب کرنے کی ضرورت محسوس ہوگی ۔پُرانے درختوں کی جگہ نئے درخت اُگانے کی مدت کے دوران میوہ کاشتکاروں کو پودوں کی شاخ تراشی، Root Stock کو بڑھاوادینے،اصل قسم اور معیاری شجر کاری، Bud Bank قائم کرنے اور ڈرپ اریگیشن سسٹم قائم کرنے اور چلانے ، غذائی انتظام وانصرام ، بیماریوں اور جراثیم سے تحفظ ، فصل کٹائی کا انتظام، درجہ بندی، چنائی، Value Addition،سٹوریج اور منڈیوں کے انتظام و اِنصرام میں تربیت کی سہولیت فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ میں اِس مقصد کے لئے ایک کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز رکھتا ہوں۔

73- ریاست کے آبی وسائل کا انتظام و اِنصرام فی الوقت مختلف محکمے انجام

دیتے ہیں۔ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ محکمہ جہاں پینے کے پانی کی فراہمی کی ذمہ داری سنبھالتا ہے، اربن اینڈ ہاؤسنگ ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ جھیلوں اورآبی ذخائر جس میں جھیل ڈل بھی شامل ہے کے انتظام و اِنصرام کی ذمہ داری انجام دیتا ہے۔سیلابوں کے سدباب کی ذمہ داری آبپاشی اور فلڈ کنٹرول محکمہ انجام دیتا ہے۔ ریاست کے وافر آبی وسائل سے بھرپور استفادہ حاصل کرنے کی کوششوں میں باہمی ربط پیدا کرنے کے لئے میں Water Resources Department معرضِ وجود میں لانے کی تجویز پیش کرتا ہوں ۔ یہ محکمہ تمام آبی وسائل کی منصوبہ بندی اورانتظام واِنصرام کی ذمہ داری انجام دے گا جن میں ریاست کی جھیلیں اوردریابھی شامل ہیں ۔ یہ محکمہ قائم کرنے کے لئے میں 2 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز پیش کرتا ہوں۔

-74 ہماری پولیس کے جوان پُر تناؤ اور مشکل حالات میں اپنے فرائض انجام دیتے آئے ہیں اِس پرطرّہ یہ کہ انہیں انتہائی خستہ صورتحال میں کام کرنا پڑتا ہے۔سب سے سنگین پہلو یہ ہے کہ پولیس لائنز اور پولیس اسٹیشنوں میں خاطر خواہ تعداد میں بیت الخلاء نہیں ہیں ۔جوانوں کے لئے معقول تعداد میں بیت الخلاؤں کی تعمیر یقینی بنانے کے لئے 2 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز رکھتا ہوں ۔اِس سلسلے میں پیش رفت کا جائزہ لینے کے بعد مزید رقوم بھی فراہم کی جاسکتی ہیں۔

75- میں ریاستی باز آباد کاری کونسل کے لئے بجٹ رقوم کو دوگنا کرنے کی تجویز رکھتا ہوں تا کہ یہ ملٹنسی سے متاثرہ کنبوں کو زیادہ امدادی رقوم مہیا کر سکے۔

76- میں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ حکومت مخصوص سبسڈی سکیموں کے ذریعے بجلی شعبہ کی مدد کرے گی جن کا مقصد مفلوک الحال اور غریب صارفین کی مدد کرنا ہے۔ میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ غربت کی سطح سے نیچے گذر بسر کرنے والے گھریلو صارفین کو 30 یونٹوں تک مفت بجلی مہیا کی جائے گی۔اور میٹر صارفین کے حق میں مقررہ شرحوں میں چھوٹ دی جائے۔ تاہم یہ سبسڈی یکم جنوری 2017 سے دی جائے گی اور جس اثناء میں ریاستی حکومت نے ریاست میں خطِ افلاس سے نیچے گذر بسر کرنے والے صارفین کی مجتمع شدہ، مصدقہ آدھار پر مبنی فہرست حاصل کی ہوگی۔

77- گذشتہ 26 برسوں سے صحافی، شورش زدہ ریاست جموں وکشمیر میں مشکلات سے دوچار ہیں کیونکہ اُن کے لئے کوئی بہبودی کی سکیم نہیں ہے۔ میں دو کروڑ روپے کی ابتدائی رقم سے تسلیم شدہ صحافیوں کے فلاح کے لئے ایک جرنلسٹ ویلفیئر فنڈ قائم کرنے کی تجویز رکھتا ہوں۔اگر کسی کارکن یا تسلیم شدہ صحافی کی بے وقت موت واقع ہوجائے یا کوئی صحافی جسمانی طور ناکارہ ہوجائے تو اس کی زوجہ یا قانونی وارث یا پسماندگاں مذکورہ فنڈ سے معاونت حاصل کریں گے ۔ یہ مناسب رہے گا کہ اگر

ریاست کے صحافی یکجا ہو کر ایک سوسائٹی قائم کر کے مذکورہ فنڈ کے انصرام کے لئے قواعد اور رہنما خطوط وضع کریں۔

78- ریاست تمدنی ورثہ کو تحفظ دینے کے لئے، میں ریاست میں وراثتی عمارتوں کے لئے تحفظاتی فنڈ قائم کرنے کی تجویز رکھتا ہوں۔ 800 درج فہرست وراثتی عمارتوں میں سے 50 عمارتوں کے تحفظ کا کام درِدست لینے نیز ان عمارتوں پر تجدیدی کام شروع کرنے کا خواہاں ہوں۔ اِس مقصد کے لئے میں 5 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز رکھتا ہوں۔

79- موجودہ حکومت کا ملازمین دوست طریقہ کار کسی شک و شُبہ سے بالاتر ہے۔ حکومت قائم ہونے کے ایک دن کے اندر اندر ملازمین کی بہبودی کے کئی اقدامات کا اعلان کیا گیا جس میں جولائی 2015ء سے التوا میں پڑے 6 فیصد مہنگائی بھتہ کی قسط کی واگذاری، دربار مو اور عارضی الاؤنس میں خاطر خواہ اضافہ شامل ہے۔

80- اگرچہ مجھے اِس بات کی خوشی ہے کہ میں ملازمین کی واجبات کو بروقت ادا کرنے میں کامیاب ہوا ہو، مجھے اِس ایوان کو یہ بتانا ہے کہ میں متوقع ساتویں تنخواہ کمیشن ایواڑ کی نافذ العملی کے لئے رقومات مختص نہیں کرسکا۔ ریاستی مالیات کی موجودہ صورت حال مجھے ایسا کرنے کی اِجازت نہیں دیتی ہے۔ اِس پر طرّہ یہ کہ ہمیں 61,000 اتفاقی و دیگر کامگاروں کے لئے رقوم فراہم کرنے پڑیں گے۔

81- متواتر حکومتوں نے گذشتہ تنخواہ کمیشنوں کی سفارشات ریاست کی مالی صحت کی قیمت پر نافذ کی ہیں۔ گوکہ میرے پاس اس درد کا کوئی درمان نہیں، تاہم میں اِس معزز ایوان پر زور دوں گا وہ ساتویں تنخواہ کمیشن ایوارڈ کو لاگو کرنے کی افادیت اور ضرورت اور اِس کی نافذ العملی کی وجہ سے ترقیاتی اخراجات کم ہونے کے سمیت اِس سے پیدا شدہ اخراجات پر بحث و تمحیص کرے۔ میں تمام متعلقین بشمول ملازمین پر زور دوں گا کہ وہ نہ صرف سرکاری ملازمین کے طور بلکہ عام شہریوں کی حیثیت سے بھی ساتویں تنخواہ کمیشن ایوارڈ کو منظور کرنے کے جامع اثرات کے بارے میں سوچیں۔ سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ مبنی بر اتفاق ہونا چاہیئے۔

محصول تجاویز

82- گذشتہ بجٹ میں، میں نے نفی فہرست "Negative Lists" کے تصور کے ساتھ بے اطمینانی کا اظہار کیا تھا یہ ایک Liberalization کے دور میں کنٹرول راج کی خطائے تاریخی ہیں اور ہمیں اِن سے چھٹکارا پانا ہوگا۔ اگر مجھے تجارتی و کاروباری برادری سے ایسی ایک اجتماعی ضمانت اور یقین دہانی ملتی ہے کہ وہ مفادِ خصوصی سے اوپر اُٹھ کر اور اِس کا ریاستی مفادات اور بالعموم سماج کی حق تلفی کے منافی بیجا استعمال نہ کریں گے، تو مجھے نفی فہرست کو ہٹانے میں انتہائی مسرت ہوگی۔ فی الحال میں نے اِس فہرست کو آسان بنا کر اِس کی گروپ بندی کی ہے۔

83- میری ٹیکس تجویزات تین زُمروں کی ہیں :اوّل اُن رعایات میں سے چندرعایات جوصنعت، تجارت، سیاحت، حرفت کو دی گئی ہیں، کومزید ایک سال تک بڑھانے کی تجویز ہے۔میرا ماننا ہے کہ ہماری معیشت کُلی طور بدحالی سے نہیں نکل سکی ہے پھر بھی ہمیں خوشحالی کے آثار نظر آتے ہیں ۔ اِس صورتحال سے نبردآزما ہونے کے لئے اور بازیافت کی معاونت کے لئے میں 31 مارچ 2017 تک درجہ ذیل توسیعات کی تجویز رکھتا ہوں:

i تمام اشیاءِضروریہ پرچُھوٹ پرتوسیع جوکہ فہرست میں درج ہے

ii مقامی صنعت کوVAT کی ادائیگی کرنے سے چُھوٹ

iii صنعتی اکائیوں کومرکزی بکری ٹیکس سے چُھوٹ

iv صنعتی اکائیوں کے خام مواد اور تیار کردہ اشیاء پرٹول ٹیکس سے چُھوٹ

v قیام کی خدمات جوہوٹلوں، لاجز اور گیسٹ ہاؤسوں کی طرف سے فراہم کی جائیں، پرچُھوٹ۔

84- دوم ۔میں اُن صنعتوں/شعبوں کے لئے نئے ٹیکس استثنات کو متعارف کرر ہا ہوں جو بحران کی ضرب سہہ رہے ہیں، اِس میں قالین اورزراعت شامل ہیں، اِن شعبوں کےفوائد کے لئے میں یہ تجویز کرتا ہوں۔

i۔تمام قسم کے سوت اور ریشم کے دھاگہ، چاہے یہ لُچھی میں ہوں یا

بصورت دیگر، کوزیرو شرح ٹیکس زمرے میں رکھنے کی تجویز رکھتا ہوں۔

ii۔تمام قسم کے ہاتھ سے بنائے گئے مقامی اور ہینڈلوم قالین صفر شرح ٹیکس کے زمرے میں رکھے جائیں۔

iii۔آلات کشاورزی جیسے Threshers, Tillers,Harvesters پرعائدویٹ پرچھوٹ۔

iv۔Plant Growth Promotors اور Regulators پرٹیکس چُھوٹ۔

v۔چوہے ماراادویات اور گھاس پھوس کش دوائی پرٹیکس میں چُھوٹ۔

85- تیسرے زمرے کے نئے استثنات کُل ہم بہبودی جیسے صحت، تفریح، ماحولیات کے فروغ کے لئے ہیں۔

i ہیلتھ کلبوں، جمنیز یموں اور موٹا یا کم کرنے والے سینٹروں کی طرف سے تمام خدمات فراہم کرنے پر عائد چھوٹ۔

ii نرسنگ ہوموں کی طرف سے فراہم کردہ تمام میڈیکل خدمات پرچھوٹ تا کہ صحت کی نگہداشت قابلِ استطاعت بن جائے۔

iii میڈیکل اِمیجنگ سامان ، ایکسرے مشینوں سکینروں، ایکسرے فلموں اور پلیٹوں پر شرح ویٹ 13.5 فیصد کم کر کے 5 فیصد کم کرنا۔

iv ہاتھ سے بنے پیالوں ، پتوں ، اور کاغذ سے بنے پلیٹوں پر ویٹ میں چھوٹ۔

v LED لائیٹس ، لیمپ اور ٹیوب کو صفر شرح ٹیکس زمرے میں رکھنے کی تجویز ہے۔

86- چوتھا،ٹیکس تبدیلیوں کا وہ زُمرہ ہے جو انتظامی سطح پر آسانی سے متعلق ہے یا جن کے بارے میں مقامی صنعت کاروں نے خصوصاً تقاضا کیا تھا۔کہ ایسی اشیاء پر ایک جیسی شرح محصول کے حساب سے عائد کیا جائے۔

i ہوٹلوں /ریستورانوں /خوانچوں /ڈھابوں کے ذریعے فروخت کی گئی خوراک کو 5 فیصد ٹیکس زمرے میں رکھا جائے۔

ii صنعتی اکائیوں کے ذریعے میٹریل کے استعمال کے EOT کرینز،فورک لفٹس ،پیلٹ ٹرکوں،چین بلاکس کو اینٹری ٹیکس کی ادائیگی سے چُھوٹ دی جائے۔

iii آرمڈ فورس کے اراکین جن کے پاس Canteen Smart Card ہوں،کو CSD کینٹینوں کی طرف سے گاڑیاں بیچنے پر بھی 13.5 کے بجائے 5 فیصد کے زُمرے میں رکھا جائے۔

iv تمام کیپٹل اشیاء ،موسوم بہ مشینری کا ذکر صراحت کے ساتھ شیڈول D-1 میں کیا گیا ہے۔اس لئے تجویز کی جاتی ہے کہ پانچ فیصد ٹیکس شیڈول میں درج Captal Goods کے الفاظ کو غلط تشریح اور غلط درجہ بندی سے بچنے کے لئے حذف کیا جائے۔

v صنعتوں اور مقامی تاجروں کے تحفظ کے لئے دستیاب رعایات کے نامنصفانہ استعمال پر قابو پانے کے مقصد سے ایس آر او 91 کے ساتھ منسلک Negative List کو درج ذیل سرگرمیوں پر توسیع کی جائے اور انہیں اِس فہرست کے دائرے میں لایا جائے (1) ہاٹ مِکس پلانٹ ، شیشوں کی کٹنگ، گرائینڈنگ، ایچنگ ، Silvering, Bevelling فراسٹنگ اور ڈیزائننگ۔

vi کنٹینروں پر ویٹ کو 13.5 فیصد سے 5 فیصد کیا جائے۔

vii قیمتی دھات سے تیار کئے گئے برتنوں پر ویٹ 13.5 فیصد سے 5 فیصد کیا جائے۔

viii پنیر اور کاٹیج چیز کو جب بند ڈبوں میں بیچا جائے، تو اُن پر پانچ فیصد ٹیکس لگانے کی تجویز ہے چونکہ یہ مصنوعات کارخانہ داروں کے ذریعے Branded شکل میں بیچے جاتے ہیں۔ اِس اقدام سے مقامی طور بنائی جانے والی پنیر کی فروخت میں بڑھاوا ملے گا۔

ix لسی، مکھنی دودھ، الگ دودھ اور خوشبودار دودھ کو جب ڈبہ بند بیچا جائے، اِس سے جے اینڈ کے ویٹ ایکٹ 2005 کے فہرست D-1 میں رکھنے کی تجویز ہے۔

x سائیکلوں، ٹرایسکلوں، ٹایروں اور سائیکل رکھشا ٹیوبوں کے کل پُرزوں پر ٹیکس 13.5 فیصد سے 5 فیصد کم کرنے کی تجویز ہے۔

xi شالوں، سٹولوں اور تولیاؤں کو 5 فیصد شرح ٹیکس زمرے میں رکھنے کی تجویز ہے۔

xii ٹاڈی۔ نیرا اور عارق فہرست بند الف کے 43 میں ہیں، نشہ آور مشروبات ہونے کی وجہ سے اُن کو زیرو شرح زُمرے سے حذف کر دیا گیا۔

xiii دُھپ کھتی اور دُھپ بتی جن پر اِس وقت 5 فیصد ٹیکس عائد ہے، چُھوٹ کی تجویز رکھی جاتی ہے۔

xiv اِس وقت مصری ، بتاسا،مکھانااور پھولیاں پر شرطیہ چُھوٹ ہے۔ مقامی اہمیت کے اِن چیزوں کی بکری کے فروغ کے لئے متعلقہ شرائط کو ہٹانے کی تجویز ہے اور اِن کو ویٹ کے محصول سے مبرا کیا جائے گا۔

xv سونے کے ملمع سے بنائی ہوئی چوڑیوں کو شیڈول D-1 میں ڈالنے کی تجویز ہے تا کہ انہیں ملمع کے ہوئے دیگر زیورات کے ہم پلہ بنایا جائے۔

xvi پہلے سے موجود اینٹری میں شامل ہونے کے پیشِ نظر "MOULDED PLASTIC FOOT" کو حذف کرنے کی تجویز ہے جو کہ 5 فیصد ریٹ شیڈول میں ہے۔

xvii سُرخ مرچوں کے بیج جن کا استعمال مصالحے کے طور کیا جاتا ہے کسی بھی شیڈول میں درج نہیں ہیں۔ تجویز کی جاتی ہے کہ سُرخ مرچوں کے بیجوں کو ''مصالحہ جات'' کی فہرست کا حصہ بنایا جائے جو 5 فیصد ٹیکس شیڈول میں ہے تا کہ اِس کی درجہ بندی میں کسی مغالطے سے گریز کیا جا سکے۔

xviii پانی کی ہوز پائپوں اور فٹنگس کو 5 فیصد کے شرحِ زمرہ سے حذف کرنے کی تجویز ہے کیونکہ ایسی ہی اینٹری "Pipes of all varieties" شیڈول D-1 میں موجود ہے۔

xix 5 فیصد ریٹ شیڈول میں درج P V C کی اصطلاح کو Polyvinyl Chloride سے مبدل کیا جائے گا تا کہ غلط تشریحات سے گریز کیا جاسکے۔

xx ترسیل اور تقسیمی لائنوں میں بڑے پیمانے پر Insulators کا استعمال کیا جاتا ہے یوں یہ ''الیکٹریکل اشیاء پیداوار، ترسیل یا بجلی کی کھپت کی اینٹری'' کا حصہ بن جاتی ہے۔ یہ تجویز پیش کی جاتی ہے کہ لفظ "Insulators" کی متضاد تشریح سے بچنے کے لئے اِسے 5 فیصد ٹیکس شیڈول سے حذف کیا جائے۔

xxi اشیاء، موسوم بہ "NAPASLABS AND SHAHBAD STONES" کو 5 فیصد ٹیکس شیڈول سے حذف کرنے کی تجویز ہے ایسی ہی اینٹری شیڈول D-1 میں موجود ہے۔

xxii "EDIBLE" کو لفظ "STARCH" سے پہلے جوڑنے کی تجویز ہے تا کہ LAUNDRY STARCH کے الفاظ کے غلط استعمال کو روکا جاسکے، جو شیڈول D میں قابل محصول ہے۔

xxiii ٹرانسفارمروں کو جو کہ شیڈول C میں آتے ہیں، شیڈول D میں ڈالنے کی تجویز ہے، جہاں دیگر الیکٹرک اور الیکٹرانک اشیاء رکھی گئیں ہیں۔

xxiv رُوم فریشنر ،ائرفریشنر اور NAPHTHALENE BALLS کوشیڈول D-1 میں ڈالنے کی تجویز ہے تاکہ غلط درجہ بندی سے گریز کیا جاسکے۔

xxv تمام اقسام کے RUSK کوشیڈول D-1 میں ڈالنے کی تجویز ہے کیونکہ تمام بیکری مصنوعات وہاں پر رکھی گئیں ہیں۔

xxvi غلط درجہ بندی سے گریز کرنے کی غرض سے کثیرالمقاصد آلات اور پرنٹرس کوشیڈول D-1 میں شامل کرنے کی تجویز ہے۔

xxvii غلط درجہ بندی سے گریز کرنے کے مقصد سے شیڈول D-1 کی اینٹری نمبر 156 میں شامل الفاظ In liqud,Powder Form کو In any form میں تبدل کرنے کی تجویز ہے۔

87- پانچویں اور آخری نقطے کا تعلق ٹیکس شرحوں میں کچھ اِضافے سے ہے۔ 2010 سے ویٹ شرحوں پر نظر ثانی نہیں کی گئی ہے حالانکہ ملک میں بہت سی ریاستوں نے ایسا کیا ہے۔اضافی وسائل بروئے کار لانے کے لئے حسبِ ذیل تبدیلیاں تجویز کی جاتی ہیں۔

i فہرست D-1 میں درج مدات پر عائد شرح ٹیکس کو 13.5 فیصد سے 14.5 فیصد تک بڑھانے کی تجویز ہے۔

ii فہرست D-1 کو وسعت دینے کی تجویز ہے جس میں سیل فون ،موبائل فون ، Tablets ، I-Pads اور منسلک سازوسامان، گلٹ شدہ زیور، سِلا سِلائے ملبوسات اور ہوزری اشیاءاور ڈبہ بند، منجمد غذااور غذا کے ساتھ لئے جانے والے تیار بہ تیار مشروبات کے تمام اقسام شامل ہیں۔اِن چھوٹی چھوٹی تبدیلیوں کی تفاصیل محکمہ کمرشل ٹیکس کے ذریعے مشتہر کی جائیں گی۔

iii جموں وکشمیر جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ ، 1962 کے تحت Avaiation Turbine Fuel پر شرح ٹیکس کو 20 فیصد سے 25 فیصد تک بڑھانے کی تجویز ہے۔

iv گاڑیوں پر عائد بنیادی ٹول پر 2007 سے نظر ثانی نہیں کی گئی ہے۔اِسی طرح اشیاء پرٹول کی شرح میں مزید اِضافہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ زائد آمدن پیدا کی جاسکے۔لہٰذا اِس شعبے میں موجودہ شرحوں پر 8 سے 15 فیصد تک کا اِضافہ تجویز کیا جاتا ہے ۔

v سیٹلائٹ اور کیبل ٹی وی آپریٹروں پر فی ماہ 50 روپیہ فی کنکشن تفریحی محصول عائد کرنا۔

vi صارفین کے ذریعے online خریداری جو روز بروز بڑھ رہی ہے اور اشیاء کی خریداری کے عمل میں خریداری کو پانچ پانچ ہزار سے کم بلوں میں تقسیم کرنا عام ہوگیا ہے ۔اِس سے مقامی پرچوں فروشوں کو نقصان پہنچتا ہے کیونکہ اِن کے ذریعے یہی اشیاء اور خدمات مہنگے داموں فروخت ہوتی ہیں کیونکہ اِن پر ٹیکس عائد کیا ہوتا ہے۔ اِس لئے تجویز کی جاتی ہے کہ 5000 روپے کی بنیادی پابندی کو ختم کیا جائے تاکہ مقامی ڈیلروں کو ناجائز مقابلہ آرائی سے نجات ملے۔

vii چارٹرڈ اکاؤنٹنٹوں اور Cost of works اکاؤنٹنٹوں کے ذریعے حساب وکتاب رکھنے اور آڈٹ کرنے کی خدمات جموں وکشمیر جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ 1962 کے تحت قابلِ ٹیکس ہے اگر اِس کی آمدن 5 لاکھ روپے سے تجاوز کرے۔ چونکہ بہت سارے پیشہ ور اِس طرح کی خدمات فراہم کرتے ہیں اور دوسروں کے لئے روزگار پیدا کرتے ہیں ۔لہٰذا میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ ایسی خدمات کے لئے بنیادی حد 5 لاکھ سے بڑھا کر 10 لاکھ کردی جائے۔

viii ہماری تاجر برادری ، کارخانہ داروں اور ٹرانسپورٹروں کی یہ دیرینہ مانگ ہے کہ سُود اور جرمانہ معاف کیا جائے اور اِن کی یہ مانگ اِس وجہ سے پوری نہیں کی جاسکی کیونکہ آنریبل ہائی کورٹ نے عوامی مفاد کی ایک عرضی پر عبوری احکام صادر کے تھے۔ آنربیل ہائی کورٹ نے حال ہی میں اپنے احکام میں ردوبدل کیا ہے اور حکومت کو اختیار دیا ہے کہ وہ جرمانہ ادا کرنے کی چھوٹ دے بشرطیکہ وہ اصل ٹیکس اور اِس پر سود ادا کریں۔ میں اِس طبقے کو راحت پہنچانے کے لئے تجویز پیش کرتا ہوں کہ اِن ڈیلروں کو جموں وکشمیر عام بکری ٹیکس ایکٹ 1962 کے تحت جرمانہ کی ادائیگی سے چُھوٹ دی جائے۔ بشرطیکہ وہ بنیادی ٹیکس اور اُس کا سود ادا کریں۔ میں یہ بھی تجویز پیش کرتا ہوں کہ جموں وکشمیر عام بکری ٹیکس ایکٹ، 1962 کی دفعہ 15 الف (8) (ب) کے تحت ٹرانسپورٹروں پر 05-2004 مالی سال تک عائد جرمانہ معاف کیا جائے۔

88- آخر میں، ہماری پہلی خاتون وزیر اعلیٰ کے تئیں احترام کے طور پر بجٹ میں صنفِ نازک کے لئے مخصوص اقدامات متعارف کررہا ہوں۔ میں اِس بات کی تجویز رکھتا ہوں کہ ریاستی حکومت تمام سرکاری سکولوں میں

ہائرسکینڈری سطح تک تمام طالبات کی فیس معاف کرے۔

89- میں اِس بات کی تجویز رکھتا ہوں کہ انڈسٹریل ایسٹیٹس میں خواتین کے لئے 10 فیصد زمین مخصوص رکھی جائے ،شرطیکہ اگر اسے منتقل کیا جائے ،تو ایسی کمپنی جسے خاتون کے نام پر اندراج کیا گیا ہو یا جس میں حصہ داروں کی اکثریت خواتین حصہ داروں کی ڈائریکٹر کی حیثیت سے ہو۔ محکمہ صنعت وحرفت اِن اضافہ جات کو مشتہر کرے گا۔

90- میں خواہشمند خواتین انترپریزوں کی مدد، رہنمائی اور تربیت کے لئے سرینگر اور جموں میں دو Entreprenuership Development Centers قائم کرنے کی تجویز رکھتا ہوں۔

91- میں ریاست میں مزید چار زنانہ پولیس اسٹیشن قائم کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ یہ پولیس اسٹیشن جن اضلاع میں قائم کئے جائیں گے اُن میں پلوامہ، کپوارہ، کٹھوعہ اور اُودھمپور شامل ہیں۔ یہ پولیس اسٹیشن اُن چار پولیس اسٹیشنوں کے علاوہ ہیں جو عزت مآب وزیراعلیٰ کی ہدایت پر اننت ناگ، بارہ مولہ، جموں اور راجوری میں قائم کئے جائیں گے۔

92- میں سرینگر اور جموں شہر میں خواتین کے لئے مخصوص بس سروس کے لئے 5 کروڑ روپے کی اِضافی رقم مختص کرنے کی تجویز رکھتا ہوں۔

93- میں ریاستی، ضلعی اور سب ضلعی ہسپتالوں میں خواتین کے لئے مخصوص بیت الخلاء فراہم کرنے کے لئے رقم مختص رکھ رہا ہوں۔

94- اب میں پاور بجٹ پیش کروں گا۔